Tauseeq, Volume. 2, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v2i2.20

Received: 12-07-2021
Accepted: 20-08-2021
Published: 31-12-2021

خیبر پختونخواہ (سرحد) کی اُردو نظم میں قائد اعظم کا تذکرہ

Portrayal of Quaid-e-Azam in Urdu poem of Khyber Pakhtunkhwa (NWFP)

ڈاکٹر اتل ضیاء *
نورین شفیع**

ABSTRACT

Quaid-e-Azam Mohammad Ali Jinnah was born on Dec. 25th, 1876, to a prominent mercantile family in Karachi. Quaid-e-Azam Mohammad Ali Jinnah played a pivotal role in the freedom struggle of Muslims to get their separate homeland. He was a leading force for Muslim to stand up in their pursuit to get their freedom on Aug. 14, 1947. Before his death on September 11th 1948, he gave the Pakistanis a last message: "The foundations of your state have been laid and it is now for you to build as quickly and as well as you can."

Most of the National Poets of Pakistan remember his efforts and his struggle in their poetry. This article is manifesting the struggle of the poets belonging to Khyber Pakhtunkhwa.

Key Words: Struggle, KPK Poets, Quaid-e-Azam, National hero, struggle of Muslims

خیبر پختونخواہ اُردو ادب کے حوالے سے نظم و نثر میں گراقدر سرمایہ کا محافظ ہے۔ نظم میں اس خطے کے اذہان نے

* جامعہ شہید بے نظیر بھٹو برائے خواتین، پشاور
** اردو لیکچرار، سٹی ڈسٹرکٹ ڈگری کالج برائے خواتین پشاور

موضوعاتی اور فنی حوالوں سے ایک متنوع کہکشاں سجائی ہے جس میں حسن، فطرت، حسنِ انسان، فکرِ فرد از ندگی اور اس سے وابستہ گہرائی و گیرائی کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خیبر پختونخواہ کی نظم میں سیاست، سماج، معاش کے ساتھ ساتھ قوم کے اہم رہنماؤں اور شخصیات کا تذکرہ بھی ہر شاعر نے اپنے فکر کی جہات کے حوالے سے کیا ہے۔ قائداعظم جو کہ محسنِ پاکستان اور بابائے ملت کے حوالے سے ایک اہم شخصیت ہے ان کے حوالے سے اردو نثر و نظم میں قابل قدر سرمایہ موجود ہے۔ نثر کے حوالے سے مضامین، سفر نامے، روزنامچہ اور دیگر اصناف میں قائداعظم کے کردار اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا گیا ہے۔ ضمیر جعفری، ضمیر حاضر ضمیر غائب میں قائداعظم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

> "پنجاب کی وزارتی الجھن مزید اُلجھتی جارہی ہے۔ مسلم لیگ کا وزن بڑھ رہا ہے۔ مسٹر محمد علی جناح پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔"[1]

یہ ایک روزنامچے کی صورت میں قائداعظم کے عہد اور اس کی مصروفیات کا تذکرہ ہے۔ اسی طرح نظم میں قائداعظم کی شخصیت اس کی خدمات اور لیڈرشپ کی خصوصیات کو پیش کیا گیا ہے۔ میرا موضوع چونکہ خیبر پختونخواہ کے نظم نگاروں کے حوالے سے ہے اس لئے میں خاص طور پر ان کا ذکر کرونگی۔ خیبر پختونخواہ کی نظم میں مرزا محمود سرحدی نظم کے حوالے سے ایک اہم نام ہے۔ ان کی زیادہ تر شاعری اصلاحی مقاصد کے تحت تھی جس کے لئے انھوں نے طنز و مزاح کا وسیلہ اپنایا۔ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد روزِ اول سے ہی سازشی اور مکار اذہان نے اسے کمزور کرنے کی کوشش کی۔ قائداعظم کی وفات کے بعد لیڈرشپ کا فقدان بھی پیدا ہوگیا اور نظام کو چلانے والے مخلص لوگوں کی کمی بھی شدت سے محسوس ہونے لگی۔ مرزا محمود سرحدی نظم "قائداعظم خدا بخشے تجھے" میں کہتے ہیں۔

"قائداعظم خدا بخشے تجھے
تو نے پاکستان بخشا ہے ہمیں
سیم و زر کی کان بخشی ہے ہمیں
نعمتوں کا خوان بخشا ہے ہمیں
دیکھ کر جس کو زمانہ دنگ ہے
وہ سر و سامان بخشا ہے ہمیں
یعنی جو کچھ تھا ترے مقدور میں
تا حد امکان بخشا ہے ہمیں

قائداعظم خدا بخششے تجھے۔"۲

قائداعظم کے بعد پاکستان کو سب سے اہم مسئلہ صالح اورر دیانتدار قیادت کا تھا مرزا محمود سرحدی نے قائداعظم کی عظمت کے بیان کے ساتھ ساتھ لیڈر شپ کے فقدان کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ان کے خیال میں قائد کے بعد اس ملک کو کوئی بے لوث لیڈر اور سیاستدان نہیں مل سکا۔ پاکستان کراہ ارض پر اسلام کے نام لیواؤں کے لئے عظیم پناہ گاہ ہے، اور اس کی تعمیر قائداعظم کی ان تھک محنت کا نتیجہ، قائد نے اپنی سیاسی تدبر سے پاکستان کے استحکام کے لئے اقتصادی، سماجی اور قانونی اقدامات کئے۔ لیکن ان کے بعد پاکستان کی ترقی کی راہ میں اہم رکاوٹ حکمرانوں کی خود غرضی اور تعیش پسندی رہی۔ اس لئے جب قائد کے عہد کو یاد کر کہ ایک صاحب موجودہ صورتِ حال پر افسوس کرتا ہے تو مرزا محمود سرحدی خود غرض رویوں پر طنز کرتے ہیں۔

"میں نے اک صاحب سے پوچھا ایسی حالت تو نہ تھی
قوم کے سر پر تھا جب تک قائداعظم کا ہاتھ
ہنس کے فرمانے لگے مجھ سے کہ ان اے بے خبر
قائداعظم کی باتیں قائداعظم کے ساتھ"۳

قائداعظم کی تمام صلاحیتیں اور خوبیاں بے مثال تھیں اور انہی بے مثال صلاحیتوں کی بنا پر انھوں نے اتنی بڑی اکثریت سے اپنے مطالبات منوا کر پاکستان حاصل کیا۔ لیکن مرزا محمود سرحدی کو اس کا بھی گلہ ہت کہ نام کے مفتی اور بڑے بڑے اکابر بھی انصاف، عدل کے معیار پر قائم نہیں۔

"ایک قطعہ خاتونِ پاکستان
لیڈروں سے ہے گلہ خاتونِ پاکستان کو
اور مجھے خاتونِ پاکستان سے ہے اختلاف
کس طرح ان مفتیوں کو چور میں سمجھوں کہ جو
کر چکے قائداعظم کے مرقد کا طواف" ۴

محسن احسان بھی خیبر پختونخواہ کی غزل و نظم کا ایک توانا حوالہ ہے۔ ان کی نظم میں بھی باقاعدہ قائداعظم کے عنوان سے ایک خوبصورت نظم شامل ہے، جس میں قائد جیسے باصلاحیت اور بے لوث رہنما کی تعریف کیساتھ ساتھ موجودہ صورت حال کی خستہ حالی پر افسوس ہے۔

محسن احسان کے خیال میں قائداعظم کے بعد جتنے بھی رہنما اس ارضِ پاک کو ملے وہ مخلص اور جانبدار نہیں۔ ان میں

بے باکی اور شخصی خوبیوں کی وہ قوس قزاع نہیں جو قائداعظم میں پائی جاتی تھی اس لئے وہ کہتے ہیں۔

"سب بھکاری تھے سبھی مانگ رہے تھے خیرات
سب کے ہاتھوں میں تھا کشکول گدا تیرے بعد
سب نے مل جل کے فضا میں وہ سیاہی گھولی
ڈھونڈنے پر بھی نہ خورشید ملا تیرے بعد"۵

قوم کے لیڈر میں بنیادی خصوصیات خلوص و محبت ہے۔ جب قوم وملت سے محبت کا جذبہ دل میں بیدار رہتا ہے تو وہ انسان کو بے باک اور نڈر بنا دیتا ہے۔ قائداعظم نے ایمان، اتحاد اور اتفاق پر یقین رکھتے ہوئے محنت اور جدوجہد جاری رکھی۔ اپنی محنت پر یقین ہی کامیابی کا زینہ ہے، دوسروں کے بھروسے پر زندگی گزارنا گداگری ہے جو قوم کو تنزل کا شکار بنا دیتی ہے۔ قائد نے صداقت، اتحاد اور ایمان کی روشنی سے قوم کی راہوں کو منور کیا اور ان کے بعد کسی ایک لیڈر میں یہ ساری خصوصیات یکساں نہ مل سکیں۔ اس لئے محسن احسان قائد کو خورشید کہہ کر پکارتے ہیں پھر کہتے ہیں۔

"قول اخلاص سے عاری تو عمل بیزاری
اپنے کردار میں کچھ بھی نہ رہا تیرے بعد
وہ ندامت ہے کہ آنکھیں بھی نہیں اُٹھ سکتیں
خطہ پاک کا وہ حال ہوا تیرے بعد"٦

محسن احسان ایک محب الوطن شاعر ہونے کی حیثیت سے وطن کی آبرو اور عزت کو عزیز رکھتے ہیں اور ملک کے لئے قائد جیسے راہنما کے خواہش مند ہیں، جو قائد کے بعد کسی اور صورت میں نہیں مل پاتا۔ محسن احسان کہتے ہیں۔

"سب کھڑے تھے سرِ گلزارِ ہوس دشنہ بکف
سب نے غنچوں کا جگر چاک کیا تیرے بعد
شیشۂ حسنِ سماعت ہوا ریزہ ریزہ
برسے ہر سمت سے وہ سنگ صدا تیرے بعد
کیا رکھیں یاد تجھے ہم کہ ہمیں یاد نہیں
وہ عطابار و خطا پوش خدا تیرے بعد"٧

محسن احسان قوم کی بے حسی اور بے عملی پر افسوس کرتے ہیں اور اپنے قائد کو یاد کرتے ہیں جس نے زندگی گزارنے

کے رہنما اصول بتائے۔ خیبر پختونخواہ کے شعرا نے اپنی طبیعت کی مناسبت سے قائداعظم کے کردار میں اخلاص، سچائی اور محنت کی خوبیوں کو اپنی شاعری میں زیادہ تنوع کی ستائش کے ساتھ ساتھ ان کا موازنہ بھی حاکمِ وقت کے ساتھ اور دیگر مدبرین کے ساتھ کر کے بھی ان کی عظمت کو خواج تحسین پیش کیا ہے۔ محسن احسان اس حوالے سے لکھتے ہیں۔

"غیر تو غیر تھے پر اپنے ستمگاروں نے
نوچی بلقیس کی قبا تیرے بعد"۸

ڈاکٹر اظہار اللہ اظہارؔ کی شاعری خیبر پختونخواہ کی روایات واقدار کی خوبصورت عکاس ہے۔ انھوں نے غزل اور نظم کے ساتھ ساتھ ہائیکو اور قطعہ میں بھی نمایاں مقام پیدا کیا ہے۔ قائداعظم کے حوالے سے وہ کہتے ہیں۔

"یاد ہے مجھے اظہار کہہ دیا تھا قائد نے
راستے ہمارے ہیں منزلیں تمھاری ہیں"۹

قائداعظم نے قوم وملت کے لئے ایک ایسا نقشہ اور لائحہ عمل بنالیا تھا کہ اس پر عمل پیرا ہو کر زندگی کی راحتوں کا حصول ممکن تھا بقول اظہارؔ۔

"تیرگی دہر کے آنگن میں اتر آئی ہے
اپنے قائد نے ستاروں کے سفر پر بیجھا"۱۰

جب راہبر ور ہنما اعلیٰ صلاحیتوں سے مملو ہو تو قوم کی ترقی کے لئے ساز وسامان مہیا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ قائد کے حوالے سے شاعر کہتے ہیں۔

"اب بھٹکنے کی توقع ہی نہیں اظہارؔ
راہبر ہم کو ملا راہنما ہم کو ملا"۱۱

رضا ہمدانی کے ہاں قائداعظم کا بلواسطہ ذکر کچھ یوں ملتا ہے۔

"صنوبروں کی فضا راس بھی بہت ہے ہمیں
بلندیوں کا یہ احساس بھی بہت ہے ہمیں
نہ فکر جاہ و حشم ہے نہ رنج مال و منال
کہ اپنی دولتِ احساس بھی بہت ہے ہمیں"۱۲

محمد علی جناح ایک فیاض لیڈر تھے۔ سیاسی افق پر ان کا تدبر خورشید بن کر چمکا اور پاکستان کی صورت صفحہ ءہستی پر مہکا۔

خیبر پختونخواہ کے نامور شعرا میں بین الاقوامی شہرت یافتہ اور محبت و حقیقت کے خوبصورت امتزاج کا شاعر احمد فرآز ہے۔ ان کی ایک خوبصورت نظم تیرے بعد الحضورِ قائداعظم پیش کی جارہی ہے جس میں فرآز نے اپنی محبت، عقیدت اور لگاوٹ کا اظہار کرتے ہوئے قائد کی عظمت کا بیان کچھ یوں کیا ہے۔

"پھول روتے ہیں کہ آئی نہ صدا رتیرے بعد
غرقہء خوں ہے بہاروں کی ردا تیرے بعد
جن کو اندازِ جنوں تو نے سکھائے تھے کبھی
وہی دیوانے ہیں زنجیر بپا تیرے بعد
جب کبھی ظلمت حالات فضا پر برسی
مشعلِ راہ بنی تیری صدا تیرے بعد
آج پھر اہل وطن انجم و خورشید بکف
ہیں رواں تیری دکھائی ہوئی منزل کی طرف"۱۳

احمد فراز بھی قائداعظم کا نعمل بدل نہیں پاتے۔ قائد کے اصول و قوانین ان کے پیروکاروں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ان اصولوں پر کاربند لوگوں کو عام طور پر پاگل اور دیوانہ تصور کیا جاتا ہے، اس لئے شاعر کو قائد کی یاد زیادہ ستاتی ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں کے تیرے بعد چمن میں پھول رونے لگے۔ حالات کی خرابی اور نظام کی ابتری میں تیری آواز ہی روشنی کا سبب بنی۔ وہ مزید لکھتے ہیں۔

"جاہ و منصب کے طلبگاروں نے یوں ہاتھ بڑھائے
کوئی دامن بھی سلامت نہ رہا تیرے بعد
کس سے آلامِ زمانہ کی شکایت کرتے
واقفِ حال کوئی بھی تو نہ تھا تیرے بعد"۱۴

فرآز اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ جب حکمرانوں نے جاہ و منصب کے حصول کو ہی اپنا مقصود بنالیا جو پھر کسی کا دامن نہ بچ سکا۔ اس خستہ حالی میں کوئی ایسا مسیحانہ مل سکا کہ جس سے زمانے کی گردش اور ایام کی تنگی کی شکایت کرتے، کیونکہ تیرے بعد کوئی واقفِ حال اور ہمدرد راہنمانہ مل سکا۔

عصر حاضر کے شاعر جہانزیب شعور نے اپنے چند اشعار میں قائداعظم کو حراجِ عقیدت کچھ اس انداز میں پیش کیا ہے۔

قطعہ

"راہِ حیات کی ہر داستان تم سے ہے
نگار خانہ کون و مکان تم سے ہے
میرے قائد میرے راہبر میری پہچان ہو تم
میری عزت میری ہر آن و شان تم سے ہے"۱۵

قائداعظم بلاشبہ ایک عظیم راہنما اور ایک باہمت انسان تھے۔ وہ ملک و قوم کے لئے لڑنے والے ایک ایسے سپاہی تھے جنہوں نے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ اپنی زندگی کو جہت مسلسل کا مثالی نمونہ بنا کر آنے والے نسلوں کے لئے عمل کی روشن علامت بن گئے۔

حوالہ جات

۱۔ سید ضمیر جعفری، ضمیر حاضر ضمیر غائب، ص۳۶

۲۔ سید یونس شاہ، مرزا محمود سرحدی، سرحد اکیڈمی، ایبٹ آباد، ۱۹۹۳ء ص ۱۱۱

۳۔ مرزا محمود سرحدی، قطعا ایضاً، ۱۹۹۰ء، ص ۴۶

۴۔ سید یونس شاہ، مرزا محمود سرحدی، ایضاً، ۱۹۹۳ء، ص ۱۱۸

۵۔ محسن احسان، ناشنیدہ، الحمد پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۳، ص ۶۷

۶۔ محسن احسان، ناشنیدہ، الحمد پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۳ء، ص ۶۷

۷۔ ایضاً،

۸ء۔ ایضاً

۹۔ ڈاکٹر اظہار اللہ اظہآر، غیر مطبوعہ

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ رضا ہمدانی، صلیبِ فکر، آئینہ ادب لاہور، ۱۹۸۴ء، ص ۱۵۹

۱۳۔ احمد فراز، شہر سخن آراستہ، دوست پبلی کیشنز اسلام آباد، ۲۰۱۶ء، ص ۶۷۶ تا ۶۷۷

۱۴۔ ایضاً، ص۶۷

۱۵۔ جہانزیب شعور، غیر مطبوعہ

۱۶۔ ایضاً

References

1. Syed Zamir Jafari,, Zameer Hazir, Zameer Ghaib
2. Syed Younis Shah , Mirza Mahmood sarhadi, sarhad academy, Abbotabad, 1993, p111
3. Mirza Mahmood sarhadi, qattan ayzan, 1990, p. 46
4. Syed Younis Shah , Mirza Mahmood sarhadi, sarhad academy, Abbotabad, 1993, p. 118
5. Mohsin Ahsaan, Nashneeda, Alhmd Pbli Kishnz Lahore , 1993, p. 76
6. Ibid
7. Ibid
8. Ibid
9. Dr Izhaar Ullah, Izhar, Ghair Matboa
10. Ibid
11. Ibid
12. Raza Hamdani, saleeb fikar, Aaina Adab Lahore , 1984, p. 159
13. Ahmed frazz, shehar sukhan aarasta, dost pbli kishnz Islamabad, 2016, p. 676, 677
14. Ibid, p. 676
15. Jahanzeb shaoor, ghair mat